منافقت کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ آخر لوگ یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ اسمبلی سے شریعت بل کی منظوری کے باوصف وزیر اعظم ٹی وی کی مختصر سی سکرین پر اسلام نافذ نہیں کر سکتے تو پورے ملک میں کیسے نافذ کریں گے؟

مگر اس سب کچھ کے باوجود علماء حق اور مولانا سمیع الحق کا موقف یہ تھا کہ ملک میں نفاذ شریعت کی خواہاں تمام دینی قوتوں کے اتحاد کی طرح تمام زعماء قوم کو استرادی نہیں، اصلاحی طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے، محض منفی رویّہ کے نتائج خود ان کے اور شریعت کے حق میں مفید نہ ہوں گے، انہیں مثبت اور بھرپور اصلاحی رویّہ اختیار کر کے اس سلسلہ میں مزید پیش رفت کی راہ ہموار کرنی چاہیئے۔

* *

کروڑوں عوام کے نمائندہ جمہوری ادارے میں صرف قائدِ جمعیۃ مولانا سمیع الحق نے ہی سرکاری شریعت بل میں ترامیم پیش کر کے اظہارِ حق اور اتمامِ حُجّت کا فریضہ سرانجام دیا

وزیرِ اعظم اور وزیرِ قانون نے قائدِ جمعیۃ کی ترامیم کو آئندہ قانون سازی میں سمو لینے کا عہد سینٹ کی کاروائی میں ریکارڈ کرایا

مولانا سمیع الحق کی پیش کردہ ترامیم سے گنجلک صورتحال، شریعت بل کی پانچ سالہ جدوجہد کے ڈائنامیٹ ہونے کا اندیشہ

اسلام دشمن عناصر کی گھناؤنی سازشیں اور مسرتیں ۰ قائدِ جمعیۃ کا حزم و احتیاط حکمت و تدبیر اور دینی بصیرت پر مبنی انقلابی اور دُور رس نتائج پر مبنی فیصلہ

ترامیم پیش کرنے کے سلسلہ کا پس منظر اور سینٹ کے اجلاس کی مشاھداتی رپورٹ

دینی جماعتوں کے فورم میں جب مجوزہ شریعت بل میں ترامیم پیش کرنے کا مسئلہ زیر بحث آیا تو فورم میں شامل دو بڑی جماعتوں کے راہنماؤں نے ترامیم پیش ہی نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا کہ ہم مجوزہ شریعت بل سے جزوی اختلافات کے باوجود مسئلہ مزید الجھانا نہیں چاہتے ـــــ اور فورم میں شامل تیسری دینی جماعت (جے یو آئی ایف) نے تو فورم سے مشورہ کئے بغیر اسمبلی اور سینٹ سے ہی بائیکاٹ کر دیا۔

لیکن قائدِ جمعیۃ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اسی وقت ان تمام راہنماؤں پر واضح کر دیا کہ ہم اگرچہ بوجہ کم ہونے کے اپنی ترامیم پاس نہ بھی کرا سکیں مگر مَیں تو بہرحال ترامیم کے ذریعہ اپنا اختلاف ریکارڈ پر لانا ضروری سمجھتا ہوں، یا تو حکومت والے اسے مسترد کر دیں گے یا پھر مجھے اس پر آئندہ غور کرنے کی کوئی گارنٹی دیدیں گے، اب ذمہ داری حکومت کی ہوگی اور عنداللہ ہمارا فریضہ ادا ہو جائے گا۔ کسی رکنِ شورٰی یا ممبر پارلیمنٹ کا ایک مسلمان اور عالم دین کی حیثیت سے یہی فریضہ ہوتا ہے کہ بہر صورت اتمام حجت کرتا رہے، بائیکاٹ کر کے میدان چھوڑ دینا یا خاموش رہ کر سکوت کرنا کسی بھی دینی راہنما کے فریضۂ منصبی سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔

چنانچہ حضرت مولانا سمیع الحق نے ۷ ,۲ مئی کی شام کو ۹ ترامیم پر مشتمل خاکہ شام ۶ بجے سینٹ سیکرٹریٹ میں داخل کرا دیا جو رات کے ایک بجے ممبران سینٹ کو سرکولیٹ ہو گیا

دوسرے دن صبح ساڑھے آٹھ بجے وزیرِ اعظم پاکستان جناب نواز شریف نے سینٹ کے پارلیمانی ارکان کا اجلاس بلایا تھا۔ ایک تو مولانا سمیع الحق صاحب اور وزیرِ اعظم پاکستان کے درمیان سرکاری شریعت بل آنے کے بعد خاموش سرد جنگ چل رہی تھی اور ان کے میٹنگوں میں شریک نہ ہونے کی صورت میں وہ خاموش احتجاج جاری رکھے ہوئے تھے ـــــ چنانچہ آپ صبح کے پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں نہیں گئے اور اپنا احتجاج جاری رکھا۔ ادھر وہاں اجلاس میں مولانا سمیع الحق کی عدم شرکت کا بار بار ذکر آیا اور شدت سے آپکی کمی محسوس کی گئی، جبکہ آئی جے آئی کے دیگر ارکان نے اپنی ترامیم واپس لینے کا غیر مشروط اعلان کر دیا۔ حکومت سمیت آئی جے آئی کے تمام ارکان کو اندازہ تھا کہ مولانا سمیع الحق صاحب اپنی ترامیم واپس نہیں لیں گے۔ بعد میں یہ بھی معلوم ہوا کہ وزیرِ اعظم نے اسی مجلس میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر کوئی ترمیم ہم قبول کر بھی لیں تو بِل معلق ہو کر واپس قومی اسمبلی میں چلا جائے گا جبکہ موجودہ صورتحال

ہیں مولانا سمیع الحق کی ترامیم کو پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی میں آئندہ ملحوظ رکھا جائے گا اور آئندہ ہونے والی قانون سازی میں اسے کسی نہ طرح سمو دیا جائے گا۔

۱۰ بجے مولانا سمیع الحق ابھی سینٹ میں آکر اپنی سیٹ پر بیٹھے ہی تھے کہ قائد ایوان محمد علی خان ہوتی ان کے پاس آکر بیٹھ گئے اور ترامیم کی شکل میں پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ اپنی ترامیم واپس لے لیں تو بہتر رہے گا۔ مولانا سمیع الحق تیار نہیں ہو رہے تھے تو وہ راجہ ظفر الحق کو بھی لے آئے اور دیگر متعدد ارکان بھی مولانا سے مشورہ کے لیے اسمبلی کے چیمبر میں گئے اور ان کے سامنے یہی مشکلات رکھیں کہ اگر ترامیم مسترد کریں تو بہتر نہیں کہ آپ آئی جے آئی کے راہنما ہیں اور ہمارے ڈسپلن کے بھی خلاف ہے کہ اپنے مرکزی راہنما کی ترامیم مسترد کر دیں۔

مولانا سمیع الحق نے کہا میں معاملہ الجھانا نہیں چاہتا لیکن غیر شرعی حصوں کے خلاف ترامیم پیش کرنا میرا فریضہ تھا جو ایجنڈے پر حکومت کے سامنے آگیا ہے

اگر اس مرحلہ پر ایک شوشہ بھی کمی بیشی کریں تو بل دوبارہ اسمبلی میں جائے گا جبکہ وہاں پہلے بھی ایک بہت بڑی اکثریت بل کو پاس نہ ہونے دے گی، انہوں نے مولانا سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابتدائی مراحل میں خود آئی جے آئی کے لوگوں نے اس کی کیسے مخالفت کی۔

مولانا سمیع الحق نے کہا میں معاملہ الجھانا نہیں چاہتا لیکن غیر شرعی حصوں کے خلاف ترامیم پیش کرنا میرا فریضہ تھا جو ایجنڈے پر حکومت کے سامنے آگیا ہے ـــــ انہوں نے مشترکہ کمیٹی اور وزیر اعظم کے وعدے کا حوالہ دیا تو مولانا سمیع الحق نے کہا کہ پھر وزیر اعظم خود ایوان میں آکر میری ترامیم کے جواب میں یقین دہانی کرا دیں کہ آئندہ ان ترامیم کو کسی نہ کسی طرح سے قانون سازی میں لے لیا جائے گا ـــــ مگر انہوں نے کہا کہ وزیرِ اعظم کا اس طرح پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھنا اسمبلی کی روایات کے خلاف ہے اور وزیرِ قانون ہی پارلیمانی امور میں وزیر اعظم کی نیابت کرتا ہے تو وزیرِ قانون آپ کو ایوان میں کھڑے ہو کر اس کمیٹی اور اس امر کی یقین دہانی کرا دیں گے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ میں پھر بھی کوئی ترمیم واپس نہیں لوں گا۔ وزیرِ قانون کی یقین دہانی کے بعد چیئرمین اور وزیرِ قانون خود قانونی معاملہ سلجھائیں گے۔

حکومت کا مولانا سمیع الحق سے یہ بھی فیصلہ ہوا کہ وہ ہر ترمیم پر مفصل اظہارِ خیال بھی کر سکیں گے ـــــ چنانچہ مولانا نے سینٹ میں اپنی اہم ترامیم پر مدلل گفتگو اور مفصل خطاب کیا۔ اور وزیر قانون نے سینٹ میں یہ بیان دیا کہ مولانا سمیع الحق نہ صرف یہ کہ شریعت بل کے محرک ہیں بلکہ اسلامی جمہوری اتحاد کے مرکزی قابل احترام راہنما ہیں، ان کی شریعت بل کے سلسلہ میں اور آئی جے آئی کے لیے عظیم خدمات ہیں، ان کی ترامیم اور مشوروں سے راہنمائی لینا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں اور میں انہیں وزیر اعظم کی طرف یقین دلاتا ہوں کہ ایک مشترکہ کمیٹی جس میں یقیناً خود مولانا سمیع الحق بھی شامل ہوں گے، آئندہ چل کر شریعت بل کے سلسلہ میں ان کی مثبت تجاویز و ترامیم سے راہنمائی حاصل کرے گی اور مزید قانون سازی کے دوران کسی نہ کسی طرح ان ترامیم کو سمو دیا جائے گا۔''

مولانا سمیع الحق نے اٹھ کر کہا کہ میرا مقصد محاذ آرائی نہیں ہے اور بل کی خامیوں کی طرف توجہ دلانا میرا فریضہ تھا اور الحمد للہ کہ ریکارڈ پر ساری چیزیں آگئیں۔ تاہم یہ امر نہایت قابلِ افسوس ہے کہ ایوان میں موجود اہم دینی اور سیاسی جماعتوں نے مولانا کی ترامیم کے دوران کسی دلچسپی اور گرمجوشی کا اظہار نہیں کیا ـــــ سینٹ جو پورے ملک کا نمائندہ جمہوری ادارہ ہے، جہاں صرف مولانا سمیع الحق عملاً نفاذِ شریعت تڑپتے اور لڑتے رہے اور آخری امکان تک اتمامِ حجت کرتے رہے، کا مثالی کردار بجا طور پر انہیں ''لاکھوں میں ایک'' کے مقام انفرادیت کی رفعتوں پر پہنچاتا ہے۔

مولانا سمیع الحق کی ہر ترمیم کے بعد جب وزیرِ قانون انہیں یقین دہانی کراتے رہے اور اپوزیشن کے دیگر ارکان کی ترامیم کو بے دھڑک مسترد کیا جانے لگا تو پی پی پی کے اقبال حیدر ایڈووکیٹ نے احتجاج کیا اور کہا یہی تو ملائیت اور تھیاکریسی ہے جو ہم پر مسلط کی جا رہی ہے کہ مولانا سمیع الحق کی ترامیم کے پریشر میں آکر انہیں بار بار یقین دلایا جاتا ہے اور ہم سے کوئی وعدہ کیے بغیر ہماری ترامیم مسترد کر دی جاتی ہیں۔ ایوان میں آئی جے آئی کے بزرگ رکن جناب حسن اے شیخ شریعت بل کے آغاز ہی سے شریعت کے نام سے بدکتے ہیں اور موقع بموقع مولانا سمیع الحق سے الجھتے رہتے ہیں۔ مولانا سمیع الحق کے ترامیم پیش کرنے کے دوران بھی موصوف نے نہایت بے صبری اور تلملاہٹ کا مظاہرہ کیا اور ہر بار ان کی تقریر میں مداخلت کی۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ جب اپوزیشن کی جانب سے اسلام کے خلاف استہزاء اور تحقیر آمیز تقریریں ہوتی ہیں تو حسن اے شیخ بڑے ٹھنڈے دل سے مطمئن رہتے ہیں کہ ان کے دل کی بات ہو رہی ہوتی ہے مگر جب میں اسلام کی بات کرتا ہوں تو ان پر دورے پڑنے لگ جاتے ہیں۔

ایوان میں موجود اہم دینی اور سیاسی جماعتوں نے مولانا کی ترامیم کے دوران کسی دلچسپی اور گرمجوشی کا اظہار نہیں کیا

حسن اے شیخ بزرگ آدمی ہیں اور عمر کے اس حصے میں ہیں جہاں اُن سے یہ حرکتیں اور جسارتیں غیر متوقع بھی نہیں۔ چنانچہ انہوں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ ''مولانا سمیع الحق کے آباؤ اجداد پاکستان کے مخالف تھے، کانگرسی تھے، اور اب انہوں نے بھی شریعت بل کی صورت میں پاکستان دشمنی کا پورا مظاہرہ کیا ہے اور پاکستان چاہنے والوں سے انتقام لے لیا ہے۔''

قومی اسمبلی سے منظور شدہ شریعت بل میں

قائدِ جمعیۃ مولانا سمیع الحق نے سینٹ کے اجلاس میں ⑨ ترامیم پیش کردیں

سُود کے فوری خاتمے اور قوانین سے وزیر اعظم اور صدر سمیت تمام حکام کا استثناء ختم کر دیا جائے

قومی اسمبلی سے شریعت بل کی منظوری کے بعد جب اسے سینٹ میں پیش کیا گیا تو قائد جمعیۃ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ۲۷ مئی کی شام ساڑھے چھ بجے اس میں مزید درج ذیل ترامیم پیش کیں اور بل کی دوسری خواندگی کے دوران اپنے مفصل خطاب میں بھرپور دلائل اپنی ترامیم کے حق میں پیش کیے جنہیں سینٹ سیکرٹریٹ سے حاصل کر کے (بمع موازنہ اور اضافی تشریحی نوٹس کے) نذرِ قارئین کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ)

سینٹ سیکرٹریٹ

نفاذِ شریعت ۱۹۹۱ء (قومی اسمبلی کی منظور کردہ صورت میں) ═══ ترامیم کی فہرست ۳ ═══ (دفعہ ۳)

(نوٹس ۹۱/۵/۲۷ کو شام ساڑھے چھ بجے موصول ہوا)

(۱) مولانا سمیع الحق تحریک پیش کریں گے کہ دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے آخر میں ان الفاظ: "اور اسے بعد ازاں مذکور طریقے سے نافذ کیا جائے گا اور کسی دیگر قانون، رواج یا دستور العمل میں شامل کسی امر کے علی الرغم مؤثر ہوگا!" کا اضافہ کیا جائے۔

(جبکہ اصل عبارت فقط یہ تھی: "شریعت یعنی اسلام کے احکام جس طرح کہ قرآنِ پاک اور سنت میں منضبط کیے گئے ہیں پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہوں گے"۔ مولانا سمیع الحق کی اضافی ترمیم سے اس کے مؤثر نفاذ اور دیگر متعدد قوانین کے علی الرغم قطعی اجراء و تنفیذ کی ضمانت مل جائے گی)۔

(۲) مولانا سمیع الحق تحریک پیش کریں گے کہ: دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ ۲ کو حذف کیا جائے۔

(جبکہ اس دفعہ میں موجودہ سیاسی نظام بشمول پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلیوں اور نظامِ حکومت کو تحفظ دیا گیا۔ جنہیں اس دفعہ کی رُو سے کسی بھی عدالت بشمول عدالتِ عظمیٰ، وفاقی شرعی عدالت، کسی مقتدرہ یا کسی بھی ٹریبونل میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ مولانا سمیع الحق نے اس دفعہ کو حذف کرنے کے ساتھ درج ذیل نئی دفعہ کے اضافے کی نشاندہی کی، جس سے نظامِ حکومت اور موجودہ سیاسی نظام سمیت تمام امورِ مملکت نظامِ شریعت میں ڈھال دیئے جانے کی ضمانت حاصل ہو جاتی ہے)

——— نئی دفعہ ۳/الف ———

(۳) مولانا سمیع الحق تحریک پیش کریں گے کہ: دفعہ ۳ کے بعد درج ذیل نئی دفعہ ۳/الف کا اضافہ کیا جائے، یعنی:-

۳/الف۔ عدالتیں شریعت کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کریں گی۔

(۱) اگر کسی عدالت کے سامنے یہ سوال اٹھایا جائے کہ قانون یا قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے، تو عدالت اگر اسے اطمینان ہو کہ سوال غور طلب ہے ایسے معاملات کی نسبت جو دستور کے تحت وفاقی شرعی عدالت کے اختیارِ سماعت کے اندر آتے ہوں اور یہ عدالت مقدمے کا ریکارڈ طلب کر سکے گی، اس کا جائزہ لے سکے گی اور امرِ تنقیح طلب کا ساٹھ دن کے اندر اندر فیصلہ کرے گی۔

بشرطیکہ سوال کا تعلق اگر کسی ایسے مسئلے سے ہو جو دستور کے تحت وفاقی شریعت کورٹ کے دائرۂ اختیار کے باہر ہو تو عدالت امرِ تنقیح طلب کو عدالتِ عالیہ کے حوالے کرے گی جو اس کا ساٹھ دن کے اندر اندر فیصلہ کرے گی۔

> **پاکستان کے تمام شہری بشمول صدرِ مملکت، وزیرِ اعظم اور وزیرِ اعلیٰ شریعت کے پابند ہوں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے۔**

دفعہ ۵

(۴) مولانا سمیع الحق تحریک پیش کریں گے کہ: بل کی دفعہ ۵ کو درج ذیل سے بدل دیا جائے، یعنی:۔

۵۔ تمام مسلمان شہریوں کے لیے شریعت کی پابندی:

(۱) پاکستان کے تمام شہری بشمول صدرِ مملکت، وزیرِ اعظم اور وزیرِ اعلیٰ شریعت کے پابند ہوں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے۔

(۲) عاملہ کا کوئی بھی افسر بشمول صدرِ مملکت، وزیرِ اعظم اور وزیرِ اعلیٰ کے کوئی بھی ایسا حکم جاری نہیں کریں گے اور اس قسم کے دیئے گئے کسی بھی حکم کو عدالتِ عالیہ میں چیلنج کیا جا سکے گا۔

(۳) تمام عمالِ سرکار دستور کے تابع رہتے ہوئے اسلامی نظام عدل کے پابند رہیں گے اور شریعت کے تحت عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہوں گے۔

(جبکہ سرکاری شریعت بل کی اصل عبارت فقط اس قدر ہے کہ:۔ ”پاکستان کے تمام مسلمان شہری شریعت کی پابندی کریں گے اور اس ضمن میں مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) سرکاری اہلکاروں کے لیے ضابطۂ کار وضع کرے گی“۔۔۔ جبکہ مولانا سمیع الحق نے اپنی ترمیم میں اس قسم کے تمام ابہام اور ضمنی تحفظات کو ختم کر کے ایاز و محمود اور حاکم و رعیت کو ایک صف میں لا کر کھڑا کر دیا اور خلافتِ راشدہ کے نظام عدل کی آئینی جھلکیاں پیش کر کے پارلیمنٹ پہ اتمامِ حجت کر دیا۔)

> عمالِ سرکار دستور کے تابع رہتے ہوئے
> نظامِ عدل کے پابند رہیں گے اور شریعت
> عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہوں گے

دفعہ ۸

(۵) مولانا سمیع الحق تحریک پیش کریں گے کہ: دفعہ ۸ کو حسب ذیل سے بدل دیا جائے، یعنی:۔

۸۔ معیشت کو اسلامی احکامات کے مطابق بنانا

(۱) حکومت نظامِ معیشت کو سود سے پاک کر کے معیشت کو اسلامی بنانے کے لیے شریعت آرڈیننس ۱۹۸۸ء کے تحت مقرر کردہ کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں ایک ماہ کے اندر اندر ضروری اقدامات کرے گی۔

(جبکہ حکومت کے منظور کردہ شریعت بل میں ”ربٰو کے خاتمے کیلئے مختصر ترین مدت“ کی عبارت لکھی گئی ہے، جس کے تعین میں بہرحال ابہام ہے، جبکہ اس سے قبل سینٹ سے منظور شدہ متفقہ شریعت بل میں ”ایک سال تک“ کی مہلت دی گئی ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں موجودہ منظور شدہ بل میں ”مختصر ترین مدت“ ہزار درجہ مبہم و نافع ہے، مگر حضرت قائدِ جمعیت مولانا سمیع الحق کی ترمیمی عبارت میں ایک ماہ کا تعین تمام شکوک و شبہات اور ابہامات کو رفع کر دیتا ہے۔۔۔ بہرحال ہمیں حیرت ہے کہ سینٹ سے منظور شدہ متفقہ شریعت بل میں سود کے خاتمہ کی ضمانت کی نسبت موجودہ منظور شدہ شریعت بل سے زیادہ مستحکم ہے مگر لوگ خلط مبحث کر کے عوام الناس کو ورغلا کر اپنے سیاسی مقاصد کی تکمیل چاہتے ہیں)

> نظامِ معیشت کو فوراً ایک
> ماہ کے اندر اندر سود سے پاک
> کر دیا جائے

دفعہ ۲۰

(۶) مولانا سمیع الحق تحریک پیش کریں گے کہ: دفعہ ۲۰ کو حذف کر دیا جائے۔

(موجودہ شریعت بل کی دفعہ ۲۰ یہ ہے کہ ”اس ایکٹ میں شامل کسی امر کے باوجود خواتین کے وہ حقوق جن کی ضمانت دستور میں دی گئی ہے متاثر نہیں ہوں گے“۔۔۔ مولانا سمیع الحق نے اس کے حذف کرنے کی ترمیم پیش کر کے تمام اہل اسلام کے متفقہ مطالبہ کی ترجمانی کر دی ہے)۔

دفعہ ۲۱

(۷) مولانا سمیع الحق تحریک پیش کریں گے کہ: دفعہ ۲۱ کو مندرجہ ذیل سے بدل دیا جائے:۔

۲۱۔ صرف مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلی قوانین وضع کریں گی۔ مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلی جو بھی صورت ہو قرآن و سنت اور اس کے احکام کے تحت قوانین وضع کرے گی۔

(جبکہ موجودہ شریعت بل کی اصل عبارت یوں ہے کہ:۔ ”اس ایکٹ میں شامل کسی امر یا عدالت بشمول سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلی جو بھی صورتحال ہو، بلا شرکتِ غیرے تمام قوانین وضع کریں گی اور دستور میں وضع کردہ طریقۂ کار سے ہٹ کر نہ تو کوئی قانون بنایا جائے گا اور نہ ہی وہ قانون متصور ہو گا“۔۔۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اپنی ترمیمی عبارت میں تمام جمہوری اداروں کو قرآن و سنت کا اور اس کے قطعی احکام کا پابند بنا دیا ہے جو قرآن و سنت کے سپریم لاء ہونے کی صحیح تعبیر ہے۔)

نفاذ شریعت کی مہم میں آزمائش کا ایک اور سنگین مرحلہ

گذشتہ نو دس سال سے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے خالص اسلامی اور دینی سیاست کے محاذ پر جس سرگرمی، اخلاص وللہیت اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے نفاذ شریعت کے لیے جو عہد ساز اور تاریخ ساز کردار ادا کیا مثلاً سینٹ میں شریعت بل کی تحریک اور منظوری، اب کے سرکاری شریعت بل میں ۹ ترمیمات کی تجویز اور ان کی منظوری کے ساتھ ساتھ آئین میں قرآن و سنت کی بالادستی کی ترمیم کے وعدوں کو ایفاء کرانے کے لیے جدوجہد کا عزم ولائحہ عمل، دینی قوتوں کو ازسرنو منظم کرنے کے لیے رابطہ مہم، آئی جے آئی کے سربراہی اجلاس میں وزیر اعظم نواز شریف سے اسمبلیاں توڑنے کا مطالبہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر نفاذ شریعت کے حوالے سے مولانا سمیع الحق کا امتیازی مقام، یہودی اور امریکی لابی کی ناراضگیاں، خلیجی جنگ میں درست موقف اختیار کرنے پر اندرون اور بیرون ملک بعض قوتوں کی برہمی، رفض وعداوت صحابہ کے خلاف کام کرنے والی دینی قوتوں کی سرپرستی، فقہ حنفی اور خالص سنیّت کی بنیاد پر فقہ حنفی کے پبلک لاء کا مطالبہ، جہاد افغانستان کے سلسلہ میں حکومتی پالیسی پر کڑی تنقید، امریکی عزائم کی بھرپور مذمت اور بعض خفیہ ایجنسیوں کی کارستانیوں کا بھرپور تعاقب افغانستان کی آزادی اور وہاں اسلامی حکومت کے قیام اور اس کے استحکام اور خالص خدا تعالیٰ کے دین ہی کی سربلندی کے لیے چہار طرفی جنگ میں عزیمت واستقامت کا مظاہرہ اور اس سلسلہ میں مزید اہداف کے حصول کے لیے کام کرنے اور اپنے کام میں جنون اور وارفتگی اور تمام صلاحیتیں کھپا دینے اور مقاصد میں کامیابی کے واضح امکانات سے بیرون ملک اسلام دشمن بڑی طاقتیں اندرون ملک لادین قوتوں کی آلہ کار لابیاں اور ملکی اقتدار پر براجمان منافقین سب ہی یہ محسوس کرنے لگے کہ اس نوخیز مگر خالص اسلامی سیاست اور نفاذ شریعت کی علمبردار قیادت کو محض دھونس، لالچ، خوف وہراس، سیاسی حربوں، پرمٹوں اور مالی سیکنڈلوں کے بل بوتے پر شکست نہیں دی جاسکتی اسے گذشتہ نو دس سال کے مختلف مراحل اور شدید آزمائشوں میں پرکھا گیا مگر اسے کسی بھی ہتھکنڈے اور جال میں نہ پھنسایا جاسکا۔

نفاذ شریعت کی تحریک اور اس کے محرک کے سامنے حکومت سمیت بدی اور کفر واستبداد کی تمام قوتوں نے اعراض وانکار کی ہر سنت تازہ کر دی — فرعون، نمرود، ہامان، ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور عبداللہ بن ابی کے تمام کردار سامنے آتے رہے۔ کمینہ خصلت لوگوں کا خاصہ ہوتا ہے کہ جب وہ دوسرے کی خوبیاں اور اپنی کمزوریاں صریح طور پر دیکھ لیتے ہیں اور وہ یہ بھی جان لیتے ہیں کہ اس کی خوبیاں اسے بڑھا رہی ہیں اور ان کی اپنی کمزوریاں انہیں گرا رہی ہیں تو انہیں یہ فکر لاحق نہیں ہوتی کہ وہ اپنی کمزوریاں دور کریں اور اس کی خوبیاں اخذ کریں بلکہ وہ اس فکر میں لگ جاتے ہیں کہ جس طرح بھی ہوسکے اس کے اندر بھی اپنی ہی جیسی برائیاں پیدا کر دیں اور یہ نہ ہوسکے تو کم از کم اس کے اوپر خوب گندگی اچھالیں تاکہ دنیا کو اس کی خوبیاں بے داغ نظر نہ آئیں۔ یہی گندگی اور غلیظ ذہنیت تھی جس نے اس مرحلے پر بھی دشمنان اسلام کی سرگرمیوں کا رخ، سیاسی مقابلے اخلاقی جرأت اور دلائل کی قوت سے ہٹا کر رذیلانہ حملوں، اخلاق سوز حرکتوں اور کمینہ ترین فتنہ انگیزیوں کی طرف پھیر دیا۔

مگر اصلی حق، بہرحال حق ہے جو زر خالص ہے جسے جتنا دبایا جائے چھپایا جائے اور مٹی کی تہوں میں دفن کر دیا جائے سونا بہرحال سونا ہے وہ دب سکتا ہے چھپ سکتا ہے مگر فنا نہیں ہوسکتا — جب حالات بدلے اور مٹی کے انبار دور ہوئے وہ اصل حقیقت میں پہلے سے زیادہ چمکتا دمکتا نظر آتا ہے۔

مگر الحمدللہ! کہ انہوں نے اپنے طرز عمل، جرات، استقامت شجاعت اور خالص دینی سیاست سے ہر موڑ اور آزمائش کے ہر مرحلے میں خود کو بے کھوٹ اور کھرا ثابت کر دیا اب مخالف طاقتیں چاہے کتنا ہی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ان کو کھوٹا بنانے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ وہ منہ کی کھائیں گے اور کھا رہے ہیں مولانا حق کے علمبردار ہیں وہ جھوٹ کی یورش کو دیکھ کر ذرا بھی نہیں گھبراتے جھوٹ طوفان کی طرح اٹھا اور بلبلے کی طرح بیٹھ گیا اور اب بیٹھ جانے کے بعد اس کے اندر چھپے ہوئے جھوٹ، فریب کاریاں، اس طرح منظر عام پر آگئی ہیں کہ دنیا اُلٹی انہی پر نفرین بھیجتی ہے، جنہوں نے جھوٹ تصنیف کیا تھا۔ مولانا ان ایام میں بھی جھوٹ کے مقابلے کی نہیں اپنی سچائی اور اس پر استقامت کی فکر کرتے رہے۔ جب آدمی سچا ہو تو اسے جھوٹ سے نہیں نمٹنا پڑتا بلکہ خداوند تعالیٰ خود اس سے نمٹ لیتے ہیں وہی خدا آج کے جھوٹوں کو بھی اسی طرح عبرت بنا کے رکھ دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ زمانے میں جھوٹوں کو عبرت بناتا رہا ہے۔

نفاذ شریعت کا یہ معرکہ جاری ہے جب تک ملک میں قرآن وسنت کے قانون اور نظام شریعت کی مکمل تنفیذ نہیں ہوجاتی حکومت سمیت بدی کی تمام قوتوں سے جنگ جاری رہے گی اور اللہ کریم اپنی توفیقات غیبی نصرتوں سے نوازتا رہے گا۔